مقام صحابہ کرام، قرآن کریم کی روشنی میں

* * * * مولانا شفیق احمد اعظمی۔ابو ظبی * * * *

صحابہ کرامؓ کی مثالی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے، اِن پاکیزہ نفوس کو بھی ایسے حالات کا سامنا تھا جن سے آج ہم گزر رہے ہیں

علمائے متقدمین ومتاخرین نے صحابی کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اس صاحب ایمان شخص کو صحابی کہا جائے گا جس نے ایمان کی حالت میں خاتم النّبیین محمد عربی ﷺ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی ایمان کے ساتھ وفات پائی، اور ظاہر ہے کہ وہ نابینا حضرات یا صحابہ کے نو مولود بچے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارکہ میں لائے گئے ان سب کو ملاقات حاصل ہے لہٰذا بلا تردد جماعتِ صحابہ میں ان کا شمار ہوگا۔اس طرح کم وبیش ایک لاکھ 24 ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کا پاکیزہ گروہ اس زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے جس کے بارے میں علماء اہل سنت والجماعت اور ائمہ سلف کا بالاتفاق قول ہے کہ سب کے سب نجومِ ہدایت ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اَصْحَابِی کَالنُّجُوم بِاَیِّہِم اقتدیتم اہتدیتم (ترمذی)۔ گروہِ صحابہ کا وجود، رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ومحبوب ﷺ کے عالمگیر پیغامِ رسالت کو خطہ ٔ ارضی کے ہر گوشہ تک اس کی حقیقی روح کے ساتھ پھیلایا اور اس طرح آنحضور ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونا بھی ثابت کر دیا اور وما ارسلناک الا کافۃ للناس (سبا 28) کی تفسیر بھی دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ برگزیدہ جماعت کے ذریعہ اسلام کا تعارف بھی کرادیا گیا اور رسول عربی ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور سنت کو عام کیا گیا۔اگر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الگ رکھ کر ان کو عام انسانوں کی طرح خاطی وعاصی تصور کر کے غیر معتبر قرار دیا جائے گا تو اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جائیگی۔نہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت معتبر رہے گی، نہ قرآن اور اس کی تفسیر اور حدیث کا اعتبار باقی رہے گا کیونکہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ من جانب اللہ ہم کو عطاء کیا ہے وہ ہم تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی معرفت پہنچا ہے۔خود معلم انسانیت محمد عربی ﷺ نے اپنے جاں نثار اطاعت شعار صحابہؓ کی تربیت فرمائی تھی۔صحابہ کرامؓ نے اوّل اوّل، زبان رسالت سے آیاتُ اللہ کو ادا ہوتے سنا تھا اور کلام رسول ﷺ کی سماعت کی تھی پھر دونوں کو دیانت وامانت کے ساتھ اسی لب ولہجہ اور مفہوم ومعانی کے ساتھ محفوظ رکھا اور بحکم رسول عربی ﷺ اس کو دوسروں تک پہنچایا کیونکہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ نے ان کو تبلیغ کا مکلف بنایا تھا: بَلِّغُوْ عَنِّی وَلَوْ آیَۃً ''میری جانب سے لوگوں کو پہنچادو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔''(بخاری ومسلم)۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درسگاہِ نبوت میں حاضری کا مکلف ایک خاص حکم کے ذریعہ بنایا تھا کہ ہر وقت ایک متعدبہ جماعت اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں اسلام سیکھنے کیلئے حاضر رہے اس لئے کہ کب کوئی آسمانی حکم اور شریعت کا کوئی قانون عطا کیا جائے، لہٰذا ایک جماعت کی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری لازمی تھی اور ان کو بھی حکم تھا کہ جو حضرات خدمت رسالت ﷺ میں موجود نہیں اُن تک اِن نئے احکام اور آیات کو پہنچائیں: ''اور مسلمانوں کو نہیں چاہئے کہ سب کے سب چلے جائیں، تو کیوں نہ ہر فرقہ میں سے نکلی ایک جماعت جو مہارت و رسوخ حاصل کرتی دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو جب کہ وہ لوٹ کر آئیں ان کے پاس، ہو سکتا ہے کہ وہ ڈریں۔'' (التوبہ 122)۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت وعقیدت کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت نہیں ہو سکتی اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کئے بغیر آنحضور ﷺ کی پیروی کا تصور محال ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے جس انداز میں زندگی گزاری ہے وہ عین اسلام اور اتباعِ سنت ہے اور ان کے ایمان کے کمال و جمال، عقیدہ کی پختگی، اعمال کی صحت و اچھائی اور صلاح و تقویٰ کی عمدگی کی سند خود رب العالمین نے ان کو عطا کی ہے اور معلم انسانیت ﷺ نے اپنے قولِ پاک سے اپنے جاں نثاروں کی تعریف و توصیف اور ان کی پیروی کو ہدایت و سعادت قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انسان تھے، ان سے بھی بہت سے مواقع پر بشری تقاضوں کے تحت لغزشیں ہوئی ہیں لیکن لغزشوں، خطاؤں، گناہوں کو معاف کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔

اس نے صحابہ کرامؓ کی اضطراری، اجتہادی خطاؤں کو صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس معافی نامہ کو قرآن کریم کی آیات میں نازل فرما کر قیامت تک کیلئے ان نفوسِ قدسیہ پر تنقید و تبصرہ اور جرح و تعدیل کا دروازہ بند کر دیا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے ایمان کی صداقت اور اپنی پسندیدگی کی سند بھی بخشی ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی فرد یا جماعت صحابہ کرامؓ پر نقد و تبصرہ کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کو علمائے حق نے نفس پرست اور گمراہ قرار دیا ہے۔ ایسے افراد اور جماعت سے قطع تعلق ہی میں خیر اور ایمان کی حفاظت ہے۔ قرآن کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق آیات پر ایک نظر ڈالئے پھر ان کے مقام و مرتبہ کی بلندیوں کا اندازہ لگایئے، اس کے بعد بھی اگر کسی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کی جرأت کی ہے تو اس کی بدبختی پر کفِ افسوس ملئے۔ صحابہ سراپا ادب اور پیکرِ تقویٰ تھے: ارشاد ربانی ہے: ''بیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ (ﷺ) کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کیلئے خالص کر دیا ہے، ان لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔'' (الحُجُرات 3)۔ کفر و فسق سے محفوظ تھے: ''اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ ﷺ ہیں، اگر بہت سے کاموں میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم پر مشکل پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کی (تحصیل) کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر و فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دیدی، ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں۔'' (الحُجُرات 7) عبادت کے خوگر اور رحمدل تھے: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں، (اے مخاطب) تُو ان کو دیکھے گا

کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں، ان کے چہروں پر (عبدیت) کے آثار سجدوں کی تاثیر سے ہے۔" (الفتح 29)۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب سورہ فتح کی تفسیر کرتے ہوئے معارف القرآن، جلد 8 میں تحریر کرتے ہیں:

"قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی تصریحات ہیں جن میں چند آیات اسی سورۃ میں آچکی ہیں: ☆لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (الفتح 18)۔ ☆وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا (الفتح 26)۔ انکے علاوہ بہت سی آیات میں یہ مضمون مذکور ہے: ☆یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ (التحریم 8)۔ ☆وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ (التوبہ 100)۔ ☆سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایاہے: وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰى (الحدید 10)۔" ان سب سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعدہ کیاہے۔" ☆سورہ انبیاء میں حسنیٰ کے متعلق فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (الانبیاء 101)۔ "جن لوگوں کیلئے ہماری طرف سے حسنیٰ کا فیصلہ پہلے ہو چکاہے وہ جہنم کی آگ سے دور رکھے جائیں گے۔" صحابہ پر طعنہ زنی جائز نہیں: امام المفسرین علامہ قرطبیؒ اپنی مشہور و معروف تفسیر قرطبیؒ جلد نمبر 16، ص: 322 پر رقم طراز ہیں: "یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صحابی کی طرف قطعی اور یقینی طور پر غلطی منسوب کی جائے اس لئے کہ ان سب حضرات نے اپنے اپنے طرز عمل میں اجتہاد سے کام لیا تھا اور ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تھی، یہ سب حضرات ہمارے پیشوا ہیں اور ہمیں حکم ہے ان کے باہمی اختلافات میں کف لسان کریں اور ہمیشہ ان کا ذکر بہتر طریقہ پر کریں کیونکہ صحابیت بڑی حرمت (وعظمت) کی چیز ہے اور نبی ﷺ نے ان کو برا کہنے سے منع فرمایاہے اور یہ خبر دی ہے کہ اللہ نے انہیں معاف کر رکھاہے اور ان سے راضی ہے (بحوالہ معارف القرآن، ج: 8)۔

ہر مشکل کا حل اتباعِ صحابہ: آج ہم مسلمانوں کو عالمگیر سطح پر مشکلات کا سامناہے۔ ہر محاذ پر ناکامی اور پسپائی ہے۔ دشمنانِ اسلام متحد اور اسلام کو مٹانے پر متفق ہیں۔ مسلمانوں پر طرح طرح سے الزامات اور بہتان تراشی ہو رہی، پوری دنیا میں اسلام کی شبیہ کو خراب کرنے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں میڈیا سرگرم ہے۔ یورپ میں مسلمانوں کیخلاف نفرت کی لہر چل رہی ہے۔ ہم ایک خطرناک اور نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ان حالات میں صحابہ کرامؓ کی مثالی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اِن پاکیزہ نفوس کو بھی ان حالات کا سامنا تھا بلکہ بعض اعتبار سے آج کے حالات سے زیادہ خطرناک صورتحال تھی۔ مکہ میں ابتلاء و آزمائش کے شدید دور سے گزرتے تھے، تعداد بھی کم تھی اور وسائل بھی نہیں تھے۔ حدیبیہ میں یہودیوں اور منافقوں کی فتنہ انگیزیاں اور سازشیں تھیں۔ مشرکین مکہ کے حملے اور یہودی قبائل سے لڑائیاں تھیں پھر دائرہ وسیع ہوا تو قیصر روم اور کسریٰ کے خطرناک عزائم تھے۔ ان سب حالات کا مقابلہ صحابہ کرامؓ نے جس حکمت عملی اور صبر واستقامت سے کیا وہی تاریخ ہم کو دہرانی پڑے گی اس لئے ضروری ہے

کہ ہم سیرتِ صحابہؓ کا مطالعہ کریں۔ان کو اپنا رہنما و مقتدا جان کر اِس محبت و عقیدت سے ان کی پیروی کریں کہ ان کا ہر عمل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ صحابہ ہمارے لئے معیارِ حق اور مشعل راہ ہیں،ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی گوارہ نہیں۔انکی عظمت شان کی بلندیوں تک کسی کی رسائی نہیں۔ عصر حاضر میں ان حضرات کی پیروی گزشتہ صدیوں کے مقابلہ میں زیادہ ضروری اور اہم ہے اور کامیابی کا تصور اس کے بغیر ممکن نہیں۔ میں نے چند آیات کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے ورنہ ان کے علاوہ اور بہت سی آیات میں صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں جبکہ کتبِ احادیث میں مناقبِ صحابہ ایک مستقل باب ہوتا ہے جس میں انفرادی طور پر کبار صحابہؓ کے مناقب بھی ہیں اور مجموعی طور پر تمام اصحاب رسول کی عظمت و جلالت کا ذکر بھی ہے۔